Notification No: COE/Ph.D./(Notification)573/2025
Notification Date:07/01/2025

Name of Scholar: **Mohd Akram.**

Name of The Supervisor**: Dr. Mohsin Ali.**

Name of the Department/Centre: **Persian/Faculty of Humanities and Languages.**

Topic of Research: **Kashmir Ka Farsi Shairi Adab (1107 Hijri ta 1166 Hijri).**

Abstract/چکیدہ

شہمیری سلطنت میں کشمیر میں فارسی زبان وادب کا رواج شروع ہوااور طویل عرصے تک اس کی ترویج ہوتی رہی۔ میر سید علی ہمدانی کی کشمیر میں آمد اسی دور میں ہوئی۔ وہ بڑی تعداد میں شعراء، ادبااور ہنر مندوں کے ساتھ کشمیر تشریف لائے جن کی محنتوں اور کاوشوں سے کشمیر کے لوگ بہت سے فنون سے آشنا ہوئے۔ جن میں قالین بافی، شال بافی، نقاشی، خوشنویسی اور دیگر ہنر شامل ہیں۔ شہمیری حکومت کے بعد چک حکمرانوں نے کشمیر پر قبضہ کیااور ۱۵۵۴ء سے ۱۵۸۶ء تک حکومت کی۔اس کے بعد ۱۵۸۶ میں صوبہ کشمیر مغلوں کے زیر تسلط آگیااور مغلوں نے ۱۵۸۶ء سے ۱۷۵۲ء تک حکومت کے فرائض انجام دیئے۔ میری تحقیق کا موضوع **'کشمیر کا فارسی شعری ادب(۱۱۰۷ہجری تا۱۱۶۶ہجری)"** ہے جو درج ذیل فصلوں پر مشتمل ہے۔

۱:۔۱۱۰۷ہجری تا۱۱۶۶ہجری کشمیر کا سیاسی منظر نامہ۔

۲:۔۱۱۰۷ہجری تا۱۱۶۶ہجری کشمیر کا ادبی منظر نامہ۔

۳:۔کشمیر کا فارسی شعری ادب۔(۱۱۰۷ہجری تا۱۱۶۶ہجری)

۴:۔:۔کشمیر میں فارسی شعری اصناف غزل، قصیدہ، مثنوی، رباعی اور قطعہ کی پیشرفت۔(۱۱۰۷ہجری کا۱۱۶۶ہجری)

فصل اوّل:

اس فصل میں ۱۱۰۷ہجری تا۱۱۶۶ ہجری کشمیر کے سیاسی حالات کو بیان کیا گیا ہے۔ اگر اس دور کے سیاسی حالات کو دیکھا جائے تو یہ دور مغل سلطنت کا آخری دور ہے۔ ہندوستان میں اس وقت مغل سلطنت کا زوال شروع ہو گیا تھا، شعرااور ادبا پر بھی اس کا گہرااثر پڑا۔اس دوران کشمیر میں مغلوں کے تعین کردہ صوبیداروں میں تقریباًاڑتیس لوگوں نے حکومت کے کام کو انجام دئے۔۱۱۰۷ہجری تا۱۱۶۶ہجری کے اس چھوٹے سے عرصے میں بڑی تعداد میں صوبیداروں نے حکومت کے کاموں کو انجام دیا ظاہراًاس کا عوام پر گہرااثر پڑا ہو گا کیونکہ بار بار صوبیداروں کا تبدیل ہونا عوام کے لئے پریشانی کا سبب ہے البتہ مغل حکمرانوں کی یہ بات قابل ستائش ہے وہ عوام کا خاص خیال رکھتے تھے۔ کشمیر قحط سالی کا شکار ہوا تو اس وقت لاہور سے غلہ روانہ کیا گیا۔اعتقاد خان نے اپنے عیش وعشرت کے لئے لوگوں پر ظلم وستم کرنا شروع کیا تو شاہجہان نے فوراًاسے معزول کر کے ظفر خان احسن کو صوبیداری کے لئے قائم کیا۔ اسی طرح اس فصل میں کشمیر کے سیاسی حالات بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

فصل دوم:

اس فصل میں ۱۱۰۷ ہجری تا ۱۱۶۶ ہجری کشمیر کا ادبی منظر نامہ بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مغل حکومت کے اس دور میں فارسی ادب نے کافی رواج پایا، بہت سے شاعروں، ادیبوں، صوفیوں اور بزرگوں نے فارسی کا دامن تھام کر اس میں اپنی تصانیف یادگار چھوڑیں۔ ۱۱۰۷ ہجری تا ۱۱۶۶ ہجری کے اس عرصے میں کشمیر میں بڑی تعداد میں فارسی ادب وجود میں آیا، نثر میں 'واقعات کشمیر' تجرید الطالبین، رسالہ فوائد الرضا، قواعد المشائخ، اشجار الخلد، ثمرات الاشجار، نوادر الاخبار، گوہر عالم، انشائیہ میر کمال الدین، علم قرات، جواہر الحکم، اور 'خوارق السالکین' جیسی بلند پایہ کتاب جو 'تاریخ ہادی' کے نام سے مشہور ہے وجود میں آئی۔

فصل سوم:

اس فصل میں 'کشمیر کا فارسی شعری ادب، ۱۱۰۷ ہجری تا ۱۱۶۶ ہجری' پر لکھا گیا ہے۔ اس دوران کشمیر میں فارسی شاعری کے چاہنے والوں نے بہترین قدم اٹھائے جس سے شاعری کو کافی فروغ ملا۔ شعراء کے علاوہ ادبا، صوفیا، علما اور حکمانے بھی فارسی زبان و ادب کی پیشرفت میں کردار ادا کیا۔ شاعروں میں میرزا اکمل الدین بدخشی، عبدالوہاب نوری، شائق، محمد اسلم سالم، ، اسد اللہ شگون، خواجہ علی اکبر، شیخ محمد چشتی رادھو، محمد اشرف بلبل، محمد اشرف یکتا، محمد زمان نافع، ملا ساطع، میر کمال الدین، مولوی رحمت اللہ تمکین، میر عنایت اللہ عنایت، محمد ہادی، ناجو، ھاشم، منیمت خان کشمیری، مولوی محمد میران، فتوت خان کشمیری، محمد عاقل، میاں نوراللہ نزہت، محمد علی متین، میرزا رشید کشمیری، خاشع شاہ، میر محمد معروف، یحییٰ، دانا اور عبدالرحیم منجم وغیرہ کے نام ناقابل فراموش ہیں۔ تاریخ نویسوں میں رفیع الدین احمد غافل، خواجہ محمد اعظم دیدہ مری اور محمد اسلم منعمی وغیرہ نے بھی فارسی شاعری کو اپنا کر اس میں طبع آزمائی کی۔ علما میں ملا میرک فانی اور محمد عاقل کے نام بھی ملتے ہیں جنھوں نے فارسی شاعری میں طبع آزمائی کی۔ اس دور کے ناظم و صوبیدار جنھوں نے فارسی میں اشعار کہے ان میں آغر خان، ابوالقاسم، نواب ابوالبرکات، ابراہیم خان اور نواب فاضل خان وغیرہ ہیں۔

فصل چہارم:

اس فصل میں 'کشمیر میں فارسی شعری اصناف غزل، قصیدہ، مثنوی، رباعی اور قطعہ کی پیشرفت۔(۱۱۰۷ ہجری کا ۱۱۶۶ ہجری)' پر بحث کی گئی ہے۔ شاعروں نے ہر صنف میں طبع آزمائی کی جو ہمیں جا بجا دیکھنے کو ملتی ہے۔ اس دور میں غزل، قصیدہ، مثنوی، رباعی اور قطعہ وغیرہ کے علاوہ بھی دیگر اصناف موجود ہیں۔ اس دور میں اعلیٰ پایہ کی غزلیں لکھی گئی اور جامی، حافظ، امیر خسرو کی تقلید میں بھی غزلیں ملتی ہیں۔ اسی طرح اس دور کی مثنویات میں بحر العرفان، قضا و قدر، جنگ فیل، من و عن، عزیز و شاہد، ارزن وہیہ مال، ہشت اسرار، مہر و ماہ، ھشت تمہید اور رضا نامہ جیسی مثنویاں لکھی گئی۔ اس دور کے زیادہ تر قصائد تصوّف پر مبنی ہیں جیسے مخبر الاسرار، یہ قصیدہ شیخ اکمل الدین نے حمد باری تعالی، نعت رسولؐ، معراج رسولؐ، حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علی کرم اللہ وجہہؑ کے ذکر کے ساتھ ساتھ حضرت امام حسنؑ، امام حسینؑ، امام جعفر صادقؑ، امام موسیٰ کاظمؑ اور امام حسن العسکریؑ اور اپنے پیر و مرشد شیخ حبیب اللہ کا ملی تک کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح جویا نے بھی صوفیانہ قصائد لکھے ہیں۔ اس دور میں رباعی اور قطعہ کا رواج بھی برقرار رہا ہے اور بہت سے شاعروں نے ان میں بھی طبع آزمائی کی ہے۔